محمدؐ، رحمتِ عظمیٰ، محمد انور حیات محمد۔ ناشر: بلیسنگ پبلشرز، لالہ زار، لاہور۔ فون: ۴۲۱۷۹۲۵-۰۳۲۱۔ صفحات: ۲۱۶۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

مصنف نے یہ کتاب اپنے تئیں 'کالجوں اور یونی ورسٹیوں کے تعلیم یافتہ افراد کے لیے جدید اسلوب' میں لکھی ہے کیوں کہ 'ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی' جو 'کئی کتابوں سے بے نیاز کردے' (ص ۱۳-۱۴)۔ مگر ہماری راے میں اگر اسے سیرت کی ایک مربوط اور مکمل کتاب سمجھ کر پڑھا جائے گا تو مایوسی ہوگی۔

ولادت سے وفات تک آں حضوؐر کی زندگی کے اہم واقعات کو صرف گیارہ صفحات میں سمیٹ دیا گیا ہے۔ آں حضوؐر پر فقط ایک سوانحی مضمون ہے، جب کہ باقی پوری کتاب متفرقات و متعلقاتِ سیرت پر مشتمل ہے، مثلاً چند عنوانات: • قرآن میں آپؐ کا مقام • ختمِ نبوت پر دلائل • علامہ اقبال کا خراجِ تحسین • نپولین اور دیگر نام وَر غیر مسلم اکابرین کا خراجِ تحسین۔ (اسی ضمن میں یوسف ایسٹس کا ۱۶ صفحات کا انگریزی مضمون۔ اُردو کتاب میں اس کی شمولیت کا کوئی محل نہیں ہے)۔ آخر میں قرآنِ مجید کے 'خالص اسلامی موضوعات اور مضامین' اور مضامینِ قرآنِ حکیم (ایک اشاریہ) جس سے پتا چلتا ہے کہ قرآن میں کہاں کہاں اسلام کی مطلوبہ خوبیوں (سچائی، صبروتحمل، درگزر، رحم، مہربانی، شکرگزاری، مسائل کا حل، اسلامی حکومت وغیرہ) کا ذکر ملتا ہے۔

اُردو قارئین کے لیے انگریزی عنوانات بلاضرورت ہیں۔ کتاب کے نام کے ساتھ اندرونی اور بیرونی سرورق پر Supreme Blessing لکھنے کی وجہ؟ اس طرح عنوانات: Supreme Authority اور Supreme Classic کی ضرورت نہ تھی۔ اشاعتی اور طباعتی معیار اطمینان بخش ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

مناظرِ قیامت، سیّد قطب شہید (ترجمہ: محمد نصراللہ خاں خازن)۔ ناشر: مکتبہ تعمیر انسانیت، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۳۷۳۱۰۵۳۰-۰۴۲۔ صفحات: ۳۹۲۔ قیمت: ۴۸۰ روپے۔

مسلم دنیا میں بیداری کی موجودہ لہر میں، اقبال، حسن البنا، مولانا مودودی اور سید قطب شہید کا شمار قائدین کی حیثیت سے ہوتا ہے۔

سیّد قطب بنیادی طور پر ادیب تھے، لیکن ۴۰ سال کی عمر میں جب انھوں نے ایمان کی تازگی

اور شیفتگی سے قرآن کریم کا مطالعہ کیا تو ان کی زندگی کا رُخ تبدیل ہو گیا۔ پھر ۲۹ اگست ۱۹۶۶ء کو پھانسی کی سزا پانے تک ان کا قلم، ان کا تخیل اور اظہار و بیان کا ہر پیرایا، اسلام اور صرف اسلام کے پیغام کو عام کرنے کے لیے وقف رہا۔ زیرنظر کتاب میں سید قطب شہید نے قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں فکرِ آخرت کو بیدار کرنے اور تازہ رکھنے کے لیے اِس دنیا میں ایمان اور اُس دنیا میں جواب دہی کی ہیبت اور ذمہ دارانہ سوچ کو اس انداز سے مربوط کر کے پیش کیا ہے کہ قرآن کا منشا قرآنی و ادبی پیرایے میں قاری کو جھنجوڑتا ہے۔

نصراللہ خاں خازن مرحوم نے مصنف کے اسلوب نگارش کو اردو میں منتقل کرنے کے لیے خاصی محنت سے خدمت انجام دی ہے۔ پہلے پہل اس ترجمے کی اقساط ماہ نامہ چراغِ راہ کراچی میں شائع ہوتی رہیں، بعد میں انھیں یک جا کتابی شکل میں ڈھالا گیا۔ کتاب کا پیش لفظ استاد الاساتذہ ڈاکٹر سیّد محمد عبداللہ نے تحریر کیا ہے: ''سیّد صاحب مرحوم، مصر جدید (اور بالواسطہ عالم اسلام) میں اسلامی انقلاب کے عظیم داعی اور زندگی میں دین کی اہمیت کے فلسفے کے نامور مفکر اور تحریک اسلامی کے بطلِ جلیل تھے۔ سید صاحب عظیم مجاہد ہونے کے علاوہ بے نظیر و بے عدیل مصنف بھی تھے۔ افسوس کہ الحادی استبداد نے یہ چراغ گل کر دیا۔ لیکن غور کیجیے تو ایسے چراغ درحقیقت گل نہیں ہوا کرتے، فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ خونِ شہادت اس کی ضیا کی افزونی کا سامان بن جاتا ہے، اور یہ ضیا پہلے سے زیادہ نُور افگن اور شعاع ریز ہو جاتی ہے''۔ (ص ۱۳-۱۴)

دعوت و تربیت، اور تذکیر کے لیے یہ کتاب ایک قیمتی مآخذ ہے۔(سلیم منصور خالد)

علامہ اقبال کی اردو نثر، مرتبہ: پروفیسر عبدالجبار شاکر (ترتیبِ نو: ڈاکٹر خالد ندیم)۔ ناشر: نشریات، الحمد مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۴۵۸۹۴۱۹-۰۳۲۱۔ صفحات: ۳۲۷۔ قیمت: درج نہیں۔

علامہ اقبال نے اسلامی فکر کی اشاعت و ترویج کے لیے معروف معنوں میں شعر و سخن کو اظہار کا وسیلہ بنایا۔ اس ضمن میں فارسی اور اردو شاعری نے عوام الناس میں ایمان کی جوت جگائی اور بیداری کا پیغام عام کیا۔ جس طرح ان کی شاعری کو قبولِ عام حاصل ہوا، اس طرح نثرِ اقبال کی اشاعت پر زیادہ توجہ نہ دی جاسکی۔ حالاں کہ اقبال کی انگریزی اور اردو نثر میں فکر و رہنمائی کا خزانہ موجود ہے، خصوصاً اُردو میں ان کے مکاتیب، نثرِ اقبال کا نہایت وقیع ذخیرہ ہے۔